تفسیر سورۂ لہب

از جناب مولانا عبدالقدیر صدیقی

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

تَبَّتْ، ہلاک ہوا، برباد ہوا، رائیگاں گیا۔ تباب مصدر۔

یدانِ دونوں ہاتھ۔ اضافت کی وجہ سے نون گرگیا ’یدا‘ رہ گیا۔ ید کا لفظ عربی زبان میں ہاتھ، قوت، کوشش، کام کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

ابولہب۔ اصلی نام عبدالعزیٰ تھا۔ چونکہ وہ بہت گورا اور سرخ رنگ تھا، اس لئے اس کی کنیت ابولہب یعنی پدرشعلہ رکھی گئی۔ عبدالعزیٰ میں بت کی طرف نسبت تھی لہذا یہاں اس کا نام لیا گیا، اور ابولہب میں ملازمت آتش یعنی دوزخی ہونے کا ایہام بھی پیدا ہوتا تھا، اس لیے یہ کنیت اختیار کی گئی۔ ”ابولہب کی ہرطرح کی کوشش ناکام رہی اور خود بھی برباد ہوا“۔

مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ۔

اِغنیٰ عنہٗ۔ کام آیا۔ نفع دیا۔ ما اغنیٰ عنہٗ کچھ کام نہ آیا۔ کچھ بھی نافع نہ ہوا۔ مالُہٗ۔ نہ اس کا مال روپیہ پیسہ۔ وما کسب، اور نہ اس کی کمائی۔

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ۔

یَصْلٰی۔ اس کے مادہ میں قرب کے معنی ساری ہیں۔ صلوین، سرین کی دو ملی ہوئی ہڈیاں۔ مُصلّی، مجلّی یعنی اول آنے والے گھوڑے کے قریب کا گھوڑا۔ صَلوٰۃ دعائے رحمت۔ قرب الٰہی کا

موجب صلوٰۃ نماز، ارکان مخصوص جو دربار الٰہی میں تقرب کا ذریعہ ہے۔ سَیَصْلٰی "عنقریب داخل ہوگا۔ یہ ابولہب آتش شعلہ زن میں"۔ ابولہب اور ذاتَ لہب میں کے لہب میں تجنیس ہے۔

وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ

اِمْرَأَةٌ، عورت، جورو۔ ابولہب کی جورو کا نام ام جمیل ہے۔

حَمَّالَہ، بوجھ اٹھانے والی۔ اَلْحَطَب، جلانے کی لکڑی۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ، ہیزم کش چغل خور، لگائی بجھائی کرنے والی شرانگیز باتیں لگانے والی جلتی آگ میں لکڑیاں ڈال کر اس کو بھڑکانے والی۔

فرمایا کہ ابولہب کے ساتھ اس کی شرانگیز جورو بھی شعلہ زن آگ میں داخل ہوگی۔

فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ۔

جِید۔ گردن، خوبصورت گردن حَبْل، رسی۔ مَسَد۔ کھجور کے نارے کی رسی جو مضبوط اور سخت ہوتی ہے۔ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ۔ اس کے گلے میں کھجور کے نارے کی رسی پڑیگی۔ وہ اپنی کوشش میں آپ پھنسے گی، اس کی شرارت اس کے گلے کی پھانسی بن جائے گی۔

ابولہب حضرت کا چچا تھا۔ اسلام کی مخالفت میں وہ اور اس کی جورو ام جمیل دونوں پیش پیش تھے روز نیا فتنہ برپا کرتے اور لوگوں کو بھڑکاتے۔ مگر ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ سب تدبیریں ناکام ہوئیں اسلام برابر ترقی کرتا گیا، اور ان کی فتنہ انگیزی انہی کے گلے میں پھانسی بن کر پڑی۔

ابولہب کے ایک بیٹے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی بیاہی گئی تھیں۔ ان کو اس کے لڑکے نے طلاق دے دی۔ بہت ستایا۔ حضرت نے دعا کی اللّٰھم سلط علیہ کلبًا من کلابك۔ خدایا اپنے درندوں میں سے ایک درندہ اس پر مسلط کر دے۔ اس بددعا کے اثر سے بچنے کی انہوں نے لاکھ تدبیریں کیں۔ سفر کرتے تو پہلے سپاہیوں کا حلقہ ہوتا، پھر سامان کا حلقہ ہوتا بیچ میں اس لڑکے کو سلاتے مگر ایک مرتبہ شیر آیا اور بیچ میں سے اس کے لڑکے کو اٹھا لیا۔ نہ تدبیریں کام آئیں نہ دھن دولت۔ رسول خدا کا چھوڑا ہوا تیر کیسے خطا کرتا۔ ٹھیک نشانے پر لگا۔ ما اغنٰی عنہ مالہ وما کسب